ادبیات

خواب و بیداری

از جناب روشؔ صاحب صدیقی

یہ نظم گذشتہ عید الضحیٰ کے موقع پر دہلی آل انڈیا ریڈیو سے نشر کی گئی تھی۔ اب صاحبِ نظم نے اسے برہان میں اشاعت کے لئے بھیجا ہے۔ ذیل میں جناب روشؔ اور آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن دہلی دونوں کے شکریہ کے ساتھ درج کی جاتی ہے۔ (برہان)

جاگ، جاگ، اے محوِ خوابِ زندگی
دیکھ حُسنِ بے نقابِ زندگی

مرحبا یہ عیدِ قرباں کا جمال
عشق کی عظمت، محبت کا جلال
کوکبِ آدم کی معراجِ کمال
بندۂ یزداں کا یزداں سے وصال
زندگی ہے باریابِ زندگی

اے مسلماں آج تو شاداں بھی ہے
ہاں تری محفل، نشاط افشاں بھی ہے
پھر بھی کیوں رخ پر وہ تابانی نہیں
وہ مسرت کی درخشانی نہیں
وہ سرور و کیفِ روحانی نہیں
یہ تو حُسنِ روحِ قربانی نہیں
اس میں اک رسمِ تہی داماں بھی ہے

آہ کیوں وارفتۂ غفلت ہے تو
تو ہے، مطلوبِ دلِ قدرت ہے تو
خالقِ افسانۂ تسلیم بن قدسیوں کا کعبۂ تعظیم بن
سجدہ گاہِ کوثر و تسنیم بن اے مسلماں! ابنِ ابراہیم بن
آبروئے مشہدِ الفت ہے تو

روحِ تسکیں دردِ لافانی میں ہے
عشرتِ نکہت پریشانی میں ہے
خاک کو انجم فشاں کرتا ہے کون لالہ و گل کو جواں کرتا ہے کون
سرو کو سروِ رواں کرتا ہے کون زندگی کو جاوداں کرتا ہے کون
رازیہ روپوش قربانی میں ہے

داستاں قربانی و ایثار کی
اک کہانی ہے ہزار اسرار کی
عالم تنہا حریم راز کا وہ ابھرنا عشقِ خوش آغاز کا
وہ تغافل شوخیٔ انداز کا سر جھکا دینا شہیدِ ناز کا
وہ گل افشانی خدا کے پیار کی

اے گرفتارِ خمِ زلفِ خلیلؑ

عاشقِ یزداں بہ عنوانِ جمیل

اک نظر اپنی صداقت کی طرف — اک نظر پیمانِ الفت کی طرف

دیکھتا کیا ہے مشیت کی طرف — چل شہادت گاہِ ملت کی طرف

اے پرستارِ خداوندِ جلیل

جلد اس تاخیرِ بیجا سے گذر

مصلحت کے دشتِ رسوا سے گذر

تھام لے گرتی ہوئی تعمیر کو — توڑ دے اوہام کی زنجیر کو

پھر الٹ دے صفحۂ تغیّر کو — ہاں بدل دے دہر کی تقدیر کو

اس نظامِ روح فرسا سے گذر

رازدانِ قدرتِ باری ہے تو

تو ہے شایانِ جہانداری ہے تو

دل حرم ہے تو ہے معمارِ حرم — ارتقا کیا ہے ترا نقشِ قدم

ہے ترے ہاتھوں میں تقدیرِ اُمم — کچھ خبر ہے اے مرادِ کیف و کم

زندگی ہے خوابِ بیداری ہے تو